Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Honorific Titles of the Female Companions (Sahabiyat): A Research Study of their Intellectual Background, Contemporary Relevance, and Educational & Social Applications

صحابیاتؓ کے القابات: فکری پس منظر، عصری معنویت اور تربیتی و سماجی اطلاقات کا تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1. **Syed Salman Mustafa** (Corresponding Author)
   Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan. **syedsalmanmustafagillani@gmail.com**
2. **Dr. Hafiz Muhammad Azhar Usama**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Citation

Mustafa, Syed Salman and Dr. Hafiz Muhammad Azhar Usama." The Honorific Titles of the Female Companions (Sahabiyat): A Research Study of their Intellectual Background, Contemporary Relevance, and Educational & Social Applications." *Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025): 753−761.

Submission Timeline

Received: April 01, 2025
Revised: April 15, 2025
Accepted: May 10, 2025
Published Online: May 27, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

The Honorific Titles of the Female Companions (Sahabiyat): A Research Study of their Intellectual Background, Contemporary Relevance, and Educational & Social Applications

صحابیاتؓ کے القابات: فکری پس منظر، عصری معنویت اور تربیتی و سماجی اطلاقات کا تحقیقی مطالعہ

☆ سید سلمان مصطفیٰ ☆ ڈاکٹر حافظ محمد اظہر اسامہ

Abstract

The female Companions (Sahabiyat) of the Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) hold a distinguished place in Islamic history due to their remarkable qualities, contributions, and exemplary lives. The honorific titles awarded to them, such as *Al-Rawiyyah*, *Al-'Abidah*, *Al-Faqihah*, *Al-Nasihah*, and *Al-Mujahidah*, were not merely symbolic but reflected their intellectual, spiritual, social, and religious achievements. These titles acknowledged their significant roles in the transmission of knowledge, worship, jurisprudence, guidance, and struggle, providing timeless models of character, leadership, and service. In the contemporary world, Muslim women face numerous challenges including the pressures of Western feminism, moral decline, and an ongoing identity crisis. Against this backdrop, the lives and titles of the Sahabiyat offer a balanced and religiously rooted framework that empowers women to engage in society while remaining grounded in faith. Their experiences demonstrate that women are not confined to domestic roles alone but can excel in scholarship, spirituality, leadership, politics, and social reform. Exploring the contemporary applications of these titles provides valuable insights for the moral, intellectual, and spiritual training of Muslim women today, linking them with the legacy of the past and inspiring them toward dynamic and dignified participation in society. Hence, this study highlights the relevance of the Sahabiyat's honorific titles as a practical source of guidance, motivation, and identity formation for Muslim women in the modern era.

Keywords: Sahabiyat, Honorific Titles, Islamic History, Muslim Women, Contemporary Applications, Identity Formation

تعارف موضوع

اسلام کی ابتدائی تاریخ میں خواتین کا کردار نہایت فعال، مثبت اور ہمہ جہت تھا۔ ان میں سب سے روشن مثالیں رسول اکرم ﷺ کی صحابیاتؓ تھیں، جنہیں ان کی صفات اور خدمات کے پیش نظر مختلف القابات سے نوازا گیا۔ یہ القابات کسی محض رسمی اعزاز کے طور پر نہیں بلکہ ان خواتین کی دین، علم، معاشرت اور جہاد میں نمایاں کردار کی علامت تھے۔ یہ خواتین نہ صرف ایمان و وفاداری، علم و عمل، صبر و قربانی، اور حکمت و بصیرت کی عملی مثال تھیں بلکہ ان کی انفرادی اور اجتماعی خدمات کو سراہنے کے لیے انہیں مختلف القابات سے نوازا گیا۔ یہ القابات محض تعریفی کلمات نہ تھے بلکہ ان کے اوصافِ حمیدہ اور زندگی کے کارہائے نمایاں کی ترجمانی کرتے تھے۔ آج کے عصر میں جب مسلم خواتین کو معاشرتی اور

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

فکری چیلنجز کا سامنا ہے، تو ان تاریخی القابات کی روشنی میں ان کے لیے رہنمائی کے زبردست امکانات موجود ہیں۔ عصری اطلاقات سے مراد یہ ہے کہ آج کے جدید دور میں ان تاریخی القابات اور اوصاف کو کس طور پر اپنایا جا سکتا ہے، اور موجودہ مسلم خواتین ان سے کیا رہنمائی حاصل کر سکتی ہیں۔ عصرِ حاضر میں مسلم خواتین کو مختلف میدانوں جیسے تعلیم، صحت، دعوت، قیادت، میڈیا، اور قانون میں فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے میں صحابیات کے القابات انہیں ایک جامع فکری، اخلاقی اور روحانی بنیاد فراہم کرتے ہیں، جو نہ صرف انہیں ان کی دینی شناخت سے جوڑتا ہے بلکہ معاشرتی خدمت کے لیے رہنمائی بھی دیتا ہے۔ تعلیمی ادارے، مدارس، اور جامعات اگر صحابیاتؓ کے اوصاف کو اپنے نصاب کا حصہ بنائیں تو یہ نئی نسل کے لیے علمی و عملی تحریک کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اسی طرح خواتین کی تنظیمیں ان القابات کی روشنی میں تربیتی نصاب تیار کر سکتی ہیں، جو نہ صرف دینی تربیت فراہم کرے بلکہ قیادت، خدمت، قربانی، اصلاحِ معاشرہ، اور اخلاقی استقامت جیسے پہلوؤں میں رہنمائی دے۔ مزید برآں، صحابیاتؓ کے القابات کا اطلاق سوشل میڈیا، ذرائع ابلاغ، اور پبلک اسپیسز میں خواتین کی پیش کش اور کردار سازی میں کیا جا سکتا ہے۔ جب خواتین اپنی ذات کو "الناصحہ"، "الصادقہ"، "العاملہ"، یا "الراویہ" جیسے القابات کے آئینے میں دیکھیں گی تو وہ اپنے اندر ایک مقصد، استقامت، اور خدمتِ خلق کا شعور پیدا کریں گی۔ المختصر یہ ہے کہ صحابیاتؓ کے القابات ایک تاریخی اثاثہ ہی نہیں بلکہ عصرِ حاضر کی مسلم خواتین کے لیے ایک جیتی جاگتی عملی روایت ہیں، جو انہیں اپنی اصل پہچان کے ساتھ ساتھ دین، علم، اخلاق، قیادت اور معاشرتی خدمت میں بھی متحرک کردار ادا کرنے کا حوصلہ اور سمت فراہم کرتی ہیں۔ ان القابات کے عصری اطلاقات کو فروغ دے کر ہم ایک ایسا فکری، اخلاقی، اور روحانی منظر نامہ قائم کر سکتے ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیے روشنی کا مینار بن سکے۔

مبحث اول: القابات کی معنویت اور ان کا فکری پس منظر

عربی معاشرت میں القابات ایک گہری تہذیبی روایت کا حصہ ہیں جو صرف سماجی پہچان تک محدود نہیں بلکہ فکری، ادبی، اور جمالیاتی پہلو بھی رکھتے ہیں۔ قبل از اسلام عربوں میں فرد کی شخصیت، کردار، یا کسی خاص واقعے کی بنیاد پر اسے کوئی لقب دیا جانا ایک معروف روایت تھی۔ مثلاً شاعروں کو "الاعشیٰ"، "لبید"، "الفرزدق" جیسے القاب دیے گئے، جن کا تعلق ان کی ادبی مہارت یا شخصی صفات سے ہوتا تھا۔ یہی روایت اسلام کے بعد زیادہ منظم اور باوقار انداز میں صحابہؓ و صحابیاتؓ کے لیے اختیار کی گئی۔ عربوں کے ہاں فنونِ لطیفہ، بالخصوص شاعری اور خطابت، میں القابات کا استعمال جمالیاتی اظہار کی صورت میں ہوتا تھا۔ اشعار میں لقب ایک فنی علامت کی حیثیت رکھتا، جو شخصیت کی خوبیوں کو مختصر اور بلیغ انداز میں پیش کرتا۔ معروف ادبی کتب جیسے کہ "الاغانی" از ابو الفرج الاصفهانی اور "عیون الاخبار" از ابن قتیبہ میں القابات کی فہرستیں اور ان کے پس منظر کو مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے، جو ان کی معنویت اور اثر انگیزی کو ظاہر کرتی ہیں۔

اسلامی دور میں القابات کو روحانی، دینی اور اخلاقی حیثیت دی گئی۔ صحابیات جیسے "العابدۃ"، "الصادقۃ"، "الراویۃ" کو ان کی خدمات، تقویٰ، اور علمی مقام کی بنیاد پر القابات دیے گئے۔ یہ صرف تعریفی کلمات نہ تھے، بلکہ ان کی سیرت کے روشن پہلوؤں کو بعد کی نسلوں تک منتقل کرنے کا ذریعہ بنے۔ یوں القابات کی روایت عربی ثقافت، فنونِ لطیفہ اور علمی ورثے کا ایسا پہلو ہے جس نے فرد کی شناخت، سماجی مقام اور فکری اثرات کو یکجا کیا، اور اسلامی تاریخ میں ایک مستقل اور باوقار روایت کی شکل اختیار کی۔ اسلامی معاشرت میں القابات صرف فرد کی شناخت کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک فکری پیغام، تربیتی منہج، اور روحانی تحریک ہوتے تھے "اَلْكِتَابَة، الدّبَاغَة، الفلَّاحَة" جیسے القابات، ان خواتین کی شخصیت کا آئینہ دار تھے جنہوں نے عملی طور پر دین کو اپنے وجود میں راسخ کر لیا تھا۔

مبحث دوم: عصر حاضر میں ان القابات کی اہمیت واطلاقات

دورِ جدید میں اسلامی معاشرت کو جن فکری واخلاقی بحرانوں کا سامنا ہے، ان میں سب سے مؤثر جواب سنتِ نبوی سے رہنمائی اور صحابہ وصحابیات کے نقشِ قدم پر چلنا ہے۔ صحابیات کے القابات ہمیں بتاتے ہیں کہ ایک عورت کس طرح علم، صبر، عفت، قیادت، ایثار، اور عبادت کی جامع مثال بن سکتی ہے۔ ان القابات کا عصر حاضر پر اطلاق درج ذیل انداز میں ممکن ہے:

1. تعلیم وتدریس میں اطلاقات

تعلیم وتدریس میں صحابیاتؓ کے القابات کا عصر حاضر میں اطلاق نہایت معنی خیز اور تربیتی اہمیت کا حامل ہے۔ صحابیاتؓ نے اسلامی معاشرے میں نہ صرف ایمانی استقامت کا مظاہرہ کیا بلکہ تعلیم وتربیت کے شعبے میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کے القابات جیسے **"العالمة"**، **"المعلمات"**، **"الراوية"**، **"الفقيهة"**، **"الناصحة"**، **"الحافظة"**، اور **"المربية"** نہ صرف ان کی علمی حیثیت کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ آج کے تعلیمی میدان کے لیے بھی رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ القابات دراصل ان کی علمی، اخلاقی، فکری اور تربیتی خدمات کا اعتراف تھے۔ حضرت **ليلىٰ شفاءؓ بنتِ عبد اللهؓ جليل القدر** صحابیات میں سے ایک ہیں۔ آپ چونٹی کاٹنے کا دم کیا کرتی تھیں تو حضور ﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے: **عَلّمِيْ حَفْصَةَ رُقيَةَ النَّمْلَهِ كَمَا عَلَمْتِهَا الكِتَابَةَ**: حفصہؓ کو بھی چیونٹی کا منتر سکھا دو جیسا کہ تم نے اسے لکھنا سکھا دیا ہے۔ یہ آپ ﷺ کے علم طب سے دل چسپی کا نتیجہ ہے۔ اس لحاظ سے وہ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہؓ کی استاد ہیں۔ اس قسم کی خواتین کو **اَلْكَاتِبَه** لقب دیا جاتا تھا جو لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔[1]، چیونٹی کے کاٹے کا دم ان کو **صَاحِبَةُ النَّمْلَةِ یا صَاحِمَةُ رُقْيَةِ النَّمْلَةِ** لقب دے گیا۔[2]، ان کے دم میں اللہ نے شفا رکھی تھی، (اس لیے ممکن ہے) ان کا لقب اَلشِّفَاء اسی وجہ سے ہو اسی شفاء کی وجہ سے وہ **اَلطَّبِيْبَة المُدَاوِيَةُ** لقب سے یاد کی گئیں۔

مزید یہ کہ آج کے تعلیمی اداروں میں ان القابات کی روشنی میں طالبات اور معلمات کی کردار سازی کی جا سکتی ہے۔ مثلاً "العالمة" کا لقب ان خواتین کو دیا گیا جنہوں نے قرآن، حدیث، فقہ اور دین کے دیگر شعبوں میں مہارت حاصل کی۔ ان کی مثال سے آج کی طالبات کو علم حاصل کرنے کے لیے سنجیدگی، لگن اور خلوص کا سبق دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح "الراوية" اور "الحافظة" جیسے القابات ان خواتین کو ملے جنہوں نے احادیث کو حفظ کیا اور آگے روایت کیا۔ اس سے ہمیں حدیث اور سنت کی تعلیم کو فروغ دینے کی ترغیب حاصل ہوتی ہے۔ آج کے تعلیمی نصاب میں صحابیات کے القابات کو شامل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ لڑکیوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق تعلیم کے مقاصد اور کردار کی بلندی کا شعور حاصل ہو۔ اگر ہم موجودہ تعلیمی نظام میں ان القابات کو بطور موضوع شامل کریں تو یہ نہ صرف طالبات کو ان کی دینی شناخت سے جوڑے گا بلکہ ان کے اندر ایک مثبت خوداعتمادی اور قیادت کی صلاحیت بھی پیدا کرے گا۔ اس حوالے سے اسلامی جامعات اور مدارس میں صحابیات کی سیرت پر مبنی کورسز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جا سکتا ہے تاکہ ان القابات کا عملی مفہوم اجاگر کیا جا سکے۔

---

[1] Ibn ʿAbd al-Barr, Yūsuf ibn ʿAbd Allāh, *Al-Istīʿāb fī Maʿrifat al-Aṣḥāb* (Beirut: Dār al-Jīl, 1412 AH), 4: 1910.

[2] Al-Zurqānī, Muḥammad ʿAbd al-ʿAẓīm, *Sharḥ al-Zurqānī ʿalā al-Muwaṭṭaʾ* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1417 AH), 9: 33

2.دعوت واصلاح میں اطلاقات

صحابیاتؓ کی انفرادی خصوصیات، دینی فہم، اخلاص، اور عملی سرگرمیوں کی بنیاد پر انہیں جو القابات دیے گئے، وہ صرف اعزازی الفاظ نہ تھے بلکہ ان کی شخصیت، دعوتی حکمت عملی اور اصلاحی طرز عمل کی آئینہ دار تھے۔ یہی القابات آج کے دور میں خواتین کے لیے دعوت و اصلاح کے میدان میں نمونہ اور محرک بن سکتے ہیں۔ مثلاً "الواعظۃ"، "الناصحۃ"، "المبلغۃ"، "الداعیۃ"، اور "المربیۃ" جیسے القابات ان صحابیاتؓ کو دیے گئے جو دین کی دعوت میں متحرک تھیں، نبی کریم ﷺ کی احادیث کو آگے پہنچاتیں، خواتین کی اصلاح کرتی اور باوقار انداز میں معاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد کرتیں۔ حضرت اسماء بنت یزیدؓ، جنہیں "خاطبۃ النساء" کہا جاتا ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کی مجلس میں عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے معاشرتی و دینی امور میں رہنمائی حاصل کی۔ حضرت عائشہؓ کو "المعلمۃ" اور "المفسرۃ" کے طور پر جانا گیا، جنہوں نے علمی سطح پر اصلاحِ معاشرہ کا فریضہ انجام دیا۔ ان القابات نے صحابیات کی دعوتی حیثیت کو تاریخ میں مستند اور معتبر بنا دیا۔ آج جب معاشرہ فکری انحراف، اخلاقی زوال اور روحانی کمزوری کا شکار ہے، تو ان القابات کی روشنی میں خواتین کو نہ صرف بیدار کرنے کی ضرورت ہے بلکہ انہیں دعوت و اصلاح کے میدان میں سرگرم کردار ادا کرنے کے لیے تربیت دینا بھی ناگزیر ہے۔ یہ القابات صرف ماضی کی یادگار نہیں بلکہ موجودہ وقت میں ایک زندہ پیغام رکھتے ہیں کہ عورت دینی بصیرت، حکمت، اور حکمتِ دعوت سے کس طرح معاشرہ کو بہتر بنا سکتی ہے۔ الناصحۃ، الداعیۃ: دعوتِ دین، رفاہی خدمات اور سوشل ورک کے میدان میں آج کی مسلمان خواتین فعال کردار ادا کر سکتی ہیں۔ صحابیات کی طرح خواتین اسلامی نظریہ حیات کی مبلغہ و مصلحہ بن سکتی ہیں۔ خواتین کے دینی حلقے، اسلامی دعوتی تنظیمیں، اور آن لائن پلیٹ فارم اس کام کے لیے بہترین ذرائع ہیں۔ مسلم خواتین کے لیے یہ القابات خودی، خوداعتمادی، اور عملی دعوت کی تحریک ہیں۔ اگر تعلیمی اداروں، مساجد، اور سوشل پلیٹ فارمز پر ان نامور صحابیاتؓ کے کردار اور ان کے القابات پر مبنی تربیت دی جائے، تو اصلاحی تحریکوں میں خواتین کا حصہ زیادہ مضبوط اور مؤثر ہو سکتا ہے۔ یوں صحابیات کے القابات دعوت واصلاح کے میدان میں ایک زندہ ورثہ ہیں جو آج بھی روشنی بانٹ رہے ہیں۔

3.گھریلو ومعاشرتی زندگی میں اطلاقات

گھریلو زندگی میں صحابیات کے القابات جیسے "الوفیۃ"، "الرضیۃ"، "الصابرۃ"، اور "المربیۃ" ان کی وفاداری، قناعت، صبر وضبط، اور اولاد کی تربیت کے اعلیٰ معیار کو ظاہر کرتے ہیں۔ الوفیہ، الصابرۃ، المرضیہ: صحابیاتؓ کے القابات خواتین کو اپنی ازدواجی، ماں، بہن، بیٹی اور خالہ کی حیثیت سے اعلیٰ اوصاف اپنانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کو "ام المؤمنین" کے عظیم لقب سے نوازا گیا جو نہ صرف ان کے روحانی مرتبے کا مظہر ہے بلکہ ان کی گھریلو قربانیوں، فہم وفراست، اور نبی اکرم ﷺ کی حمایت میں کلیدی کردار کو بھی واضح کرتا ہے۔ حضرت فاطمہؓ الزہراء کو "سیدۃ نساء اہل الجنۃ"[3] کا لقب ملا، جو ان کے عصمت، عفت، اور اخلاق کی گواہی ہے، اور ان کی سادگی اور گھر کے اندر مثالی زندگی کو نمونہ بناتا ہے۔

[3] Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī, Aḥmad ibn ʿAbd Allāh, *Ḥilyat al-Awliyāʾ wa-Ṭabaqāt al-Aṣfiyāʾ* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1419 AH), 6: 3191.

اسی طرح حضرت ام سلیمؓ کو "الصابرة" اور "المربیة" کے القابات سے یاد کیا گیا، جنھوں نے نہ صرف بیٹے انس بن مالکؓ کی تربیت کی بلکہ اپنے شوہر کی شہادت کے بعد بھی صبر واستقامت کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ ان کے القابات آج کی ماؤں، بیویوں اور بہنوں کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں کہ کس طرح خاندانی حالات کا سامنا دینی شعور، اخلاق، اور تدبر کے ساتھ کیا جائے۔[4]

معاشرتی زندگی میں صحابیات کے القابات جیسے "الناصحة"، "المصلحة"، "الخاطبة" اور "الناشرة" ان کے معاشرے میں فعال کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ محض گھر تک محدود نہ تھیں بلکہ معاشرتی معاملات میں بھی خیر خواہی، اصلاح اور راہنمائی کا فریضہ انجام دیتی تھیں۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے مکہ سے مدینہ کی ہجرت کے موقع پر جس شجاعت، حکمت اور خاندانی وفاداری کا مظاہرہ کیا، اس کی بنیاد پر انہیں "ذات النطاقین" کا اعزاز دیا گیا، جو خواتین کے لیے قربانی اور معاشرتی شعور کی علامت ہے۔ مسلم خواتین گھریلو زندگی میں ایثار، صبر اور محبت کی مثال بن سکتی ہیں، جیسا کہ کئی صحابیات تھیں۔ آج کی خواتین کے لیے صحابیاتؓ کے یہ القابات نہ صرف ایک روحانی ترغیب کا ذریعہ ہیں بلکہ خاندانی اور معاشرتی میدان میں مثبت اور مؤثر کردار ادا کرنے کی ترغیب بھی فراہم کرتے ہیں۔ یہ القابات ایک ایسا آئینہ ہیں جس میں موجودہ دور کی مسلمان عورت اپنی اصل پہچان اور کردار کو واضح طور پر دیکھ سکتی ہے اور اس روشنی میں اپنے رویے، کردار اور ذمہ داریوں کو بہتر بنا سکتی ہے۔

مبحث سوم: روحانی و اخلاقی تربیت میں اطلاقات

دورِ حاضر میں خواتین خانقاہی تربیت کے بجائے روحانی اصلاحی حلقوں، آن لائن اذکار مجالس، اور اسلامی کتب سے تربیت حاصل کر سکتی ہیں۔ صحابیات کے القابات جیسے "العابدة"، "الزاہدة"، "الرضیة"، "الخالِصة"، "الصابرة"، اور "الناصحة" اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ خواتین صرف عبادات وریاضات میں ممتاز نہ تھیں بلکہ ان کی زندگی کا ہر پہلو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع تھا۔ الزاہدة، العابدة، الذاکرة: یہ القابات خواتین کو عبادت، دعا، ذکر، اور تعلق مع اللہ کے اعلیٰ مدارج تک پہنچنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ "العابدة" کہلانے والی صحابیات نماز، روزہ، ذکر و دعا اور شب بیداری میں معروف تھیں۔ ان کی عبادت کا مقصد صرف ذاتی فلاح نہیں بلکہ روحانی نمونہ بننا تھا تاکہ دوسری خواتین بھی اس راستے پر چلیں۔

اخلاقی تربیت میں "الرضیة" اور "الخالِصة" جیسے القابات صحابیات کی تواضع، خلوص، ایثار اور عدل و احسان پر مبنی زندگی کو نمایاں کرتے ہیں۔ حضرت خنساءؓ کو ان کے صبر، حلم اور اعلیٰ کردار کے باعث "الصابرة" کہا گیا، جب انہوں نے اپنے چار بیٹوں کی شہادت پر شکر کا اظہار کیا۔ یہ لقب آج بھی خواتین کو صبر و استقامت کی عملی تعلیم دیتا ہے۔ آپ کے دیگر القابات "اَمَۃٌ مُؤمِنَۃ، ذَاتُ الاَجرَین" بھی ہیں۔[5] حضرت فاطمہ الزہراؓ کو جن القابات سے نوازا گیا وہ ان کی، روحانی تطہیر اور باطنی پاکیزگی کی علامت تھے۔ ان کے اخلاق، حیا، عفت اور خدمتِ دین نے نہ صرف نسوانی عظمت کو واضح کیا بلکہ اخلاقی تربیت کا ایک مستقل معیار قائم کیا۔

یہ القابات صرف تاریخی اعزازات نہیں بلکہ تربیتی نکات اور رہنمائی کے اصول ہیں۔ آج کے دور میں روحانی خلاء اور اخلاقی انحطاط کے ماحول میں ان القابات کی روشنی نئی نسل کی اصلاح، تربیت اور رہنمائی میں نہایت مؤثر ہو سکتی ہے۔ اگر انہیں نصابِ تعلیم، تربیتی اداروں، اور روحانی حلقوں

[4] Ibn al-Athīr, ʿAlī ibn Abī al-Karam Muḥammad, *Al-Kāmil fī al-Tārīkh* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1415 AH), 7: 331.

[5] Ibn al-Athīr, ʿAlī ibn Abī al-Karam Muḥammad, *Al-Kāmil fī al-Tārīkh* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1415 AH), 3: 387.

میں باقاعدہ طور پر شامل کیا جائے تو مسلمان خواتین میں وہی اخلاص، عبادت، صبر اور اخلاق واپس آ سکتا ہے جو صحابیات کی پہچان تھا۔ یوں یہ القابات نہ صرف ماضی کی شناخت ہیں بلکہ حال اور مستقبل کے لیے عملی سرمایہ بھی ہیں۔

5. قیادت ور ہنمائی میں اطلاقات

صحابیاتؓ نے دین اسلام کے ابتدائی دور میں نہایت اہم قیادی فرائض انجام دیے، جن کا اعتراف ان کے القابات سے ہوتا ہے۔ ان القابات میں **"العاقلة"، "المدبرة"، "الناصحة"، "الحكيمة"، "الفقيهة"، اور "المربية"** جیسے الفاظ ان کے فہم، دانش، اور عملی قیادت کی روشن مثالیں ہیں۔ **المصلحة، الحكيمة، القائدة**: مسلم خواتین اداروں، معاشروں، اور علمی پلیٹ فارمز میں قیادت کے منصب پر آ سکتی ہیں جیسا کہ بعض صحابیات نے جنگوں، علمی مسائل، اور دعوتی امور میں قیادت کا کردار ادا کیا۔

حضرت ام سلمہؓ، جنہیں "الحکیمۃ" اور "الراشدۃ" کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے، نے حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو جو مشورہ دیا، وہ پوری امت کے لیے قیادت میں مشاورت اور تدبر کی مثال بن گیا۔ (ابن الأثیر، 1415ھ، ج7، ص329) ان کا کردار بتاتا ہے کہ عورت قیادت کے میدان میں بصیرت اور حکمت کے ساتھ اہم فیصلے کر سکتی ہے۔ اسی طرح حضرت اسماء بنت یزیدؓ کو **"خطيبة النساء"** کہا گیا، کیونکہ انہوں نے عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھرپور دلائل کے ساتھ بات کی۔ یہ لقب ان کی علمی اور سماجی قیادت کا مظہر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ، جنہیں **"الفقيهة"، "العالمة"، اور "المفتية"** کے القابات دیے گئے، فقہ، حدیث اور فتویٰ میں خواتین کی قیادت کی علامت ہیں۔ ان سے نہ صرف مرد علماء نے علم حاصل کیا بلکہ ان کی آراء پر فقہی مکاتب نے انحصار کیا۔ حضرت حفصہؓ، جو قرآن کے اولین نسخ کی محافظہ تھیں، "الحافظۃ" اور "الامینۃ" جیسے القابات کی مستحق قرار پائیں، جو علمی قیادت کا اہم پہلو ہے۔

ان القابات کا عصری اطلاق آج کی مسلم خواتین کو اس امر کی دعوت دیتا ہے کہ وہ تعلیمی، سماجی، اور دینی میدان میں قیادت سنبھالیں۔ تعلیمی اداروں، دینی مدارس، اور فلاحی تنظیموں میں خواتین کو ان القابات کے مفاہیم سے تربیت دے کر قیادت کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔ یہ القابات نہ صرف علمی اور دینی اعتماد کو مضبوط کرتے ہیں بلکہ عملی میدان میں خود اعتمادی، تدبر، اور خدمت کا شعور بھی اجاگر کرتے ہیں۔ اس طرح صحابیات کے القابات قیادت اور رہنمائی میں صرف تاریخی حوالہ نہیں بلکہ عملی تربیت کا موثر ذریعہ ہیں۔ ان کی روشنی میں آج کی خواتین دین، علم، سماج، اور تہذیب کی خدمت میں قائدانہ کردار ادا کر سکتی ہیں۔ یہ اطلاق دورِ حاضر کی تعلیمی رہنما خواتین، اسکول و یونیورسٹی کی قائدین، اور کمیونٹی لیڈرز پر ہو سکتا ہے۔

6. میڈیا و ثقافت میں اطلاقات

صحابیاتؓ کے القابات پر مبنی ڈاکیومنٹریز، ڈرامے، ناول، اور ادب تخلیق کیا جا سکتا ہے تاکہ نئی نسل ان کی قدر و منزلت سے واقف ہو۔ صحابیاتؓ کے القابات آج کے میڈیا اور ثقافتی میدان میں فکری و اخلاقی رہنمائی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ان القابات میں موجود صفات جیسے **"المحدثة" اَلْمُتَصَدِّقَةُ" اَلْمُفْلِحَةُ "اَلْمُسْتَسْلِمَةُ "الصادقة"، "الناصحة"، "الزاهدة"، "العابدة"، اور "الوفية"** میڈیا کے کردار کو مثبت، سچائی پر مبنی اور باوقار بنانے کی تحریک فراہم کرتے ہیں۔[6]

---

[6] Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī, Aḥmad ibn ʿAbd Allāh, *Ḥilyat al-Awliyāʾ wa-Ṭabaqāt al-Aṣfiyāʾ* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1394 AH), 6: 57.

موجودہ دور میں جہاں میڈیا ثقافت کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، وہاں صحابیات کے ان القابات کو بطور نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ ڈرامے، فلمیں، دستاویزی پروگرام، اور سوشل میڈیا مواد میں ان عظیم خواتین کے اوصاف کو اجاگر کر کے نئی نسل کو اسلامی کردار، حیا، علم، اور سچائی سے آشنا کیا جا سکتا ہے۔ ثقافتی تقریبات، مدارس، اور جامعات میں ان القابات پر مبنی ادبی و علمی سرگرمیاں خواتین کے لیے رول ماڈل سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ صحافی خواتین اور میڈیا شخصیات کو ان القابات کے مفاہیم سے متاثر ہو کر پیشہ ورانہ اخلاقیات کو بہتر بنانے کا موقع بھی ملتا ہے۔ یوں صحابیات کے القابات میڈیا اور ثقافت میں ایک مثبت بیانیہ، باوقار نسوانی شناخت، اور فکری قیادت کے فروغ میں نہایت مؤثر اطلاقی قوت رکھتے ہیں۔ خواتین بلاگرز، یوٹیوبرز، اور لکھاری صحابیات کے القابات اور اوصاف کو عصرِ حاضر کی خواتین سے جوڑ کر پیش کر سکتی ہیں۔

مبحث چہارم: سماجی تحریکات اور فلاحی میدان میں اطلاقات

صحابیاتؓ کی خدمات، جیسے مریضوں کی خدمت، غریب پروری، اور مجاہدین کی مدد، کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خواتین رفاہی ادارے قائم کر سکتی ہیں۔ صحابیاتؓ کے القابات نہ صرف ان کے انفرادی کردار کی ترجمانی کرتے ہیں بلکہ سماجی تحریکات اور فلاحی میدان میں ان کی عملی شرکت کا بھی مظہر ہیں۔ مثلاً القاب "الكافلة" (پرورش کرنے والی)، "المعينة" (مدد فراہم کرنے والی)، "الساعية" (کوشش کرنے والی)، اور "الخادمة" (خدمت گزار) اَلْمُسْتَبْشِرَةُ بِدُعاءِ النَّبِيِّ ﷺ" ان کے ان کرداروں کی نشاندہی کرتے ہیں جن میں انہوں نے محتاجوں، یتیموں، مسافروں اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرم کردار ادا کیا۔ "المعطیۃ، الکافلۃ" جیسے القابات جدید اسلامی ویلفیئر موومنٹس کا نظریاتی استعارہ بن سکتے ہیں۔ یہ القابات صرف ان کی صفات نہیں بلکہ ایک فکری ورثہ ہیں جو آج کی سماجی تنظیموں اور تحریکات کے لیے نمونۂ عمل بن سکتے ہیں۔

آج جب معاشرہ فلاحی خدمات، خیرات، خواتین کی تعلیم، اور سماجی انصاف کے میدان میں رہنمائی کا متلاشی ہے، صحابیاتؓ کی ان صفات سے استفادہ کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ ان کے القابات پر مبنی تربیتی پروگرامز اور فلاحی مہمات مسلم خواتین کو عملی تحریک فراہم کر سکتے ہیں تاکہ وہ دینی جذبے کے ساتھ سماجی تبدیلی کا مؤثر ذریعہ بن سکیں۔ اس طرح ان القابات کا اطلاق صرف ماضی کی تاریخ تک محدود نہیں رہتا بلکہ موجودہ معاشرتی چیلنجز کا حل بھی فراہم کرتا ہے۔

8. مغربی فیمینزم کے جواب میں اطلاقات

مغرب میں عورت کی آزادی کو بے راہ روی سے تعبیر کیا گیا، جب کہ اسلام نے صحابیات کی زندگیوں کے ذریعے عورت کی عزت، آزادی، اور مقام کو متوازن انداز میں پیش کیا۔ صحابیات کے القابات اسلامی نسوانی شعور کا ایک مثالی ماڈل پیش کرتے ہیں

9. عصری نصاب اور تحقیق میں اطلاقات

جامعات کے اسلامیات، تاریخ، اور سوشیالوجی کے شعبوں میں صحابیات کے القابات پر تحقیقی کام کیا جا سکتا ہے۔ ماسٹرز، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات میں صحابیات کے اوصاف کو جدید معاشرتی تناظر میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

10. بین الاقوامی سطح پر اطلاقات

مسلم خواتین کے عالمی فورمز جیسے OIC، اسلامی کانفرنس، اور UNO کی خواتین ونگز میں اسلامی رول ماڈلز کو پیش کر کے مثبت مکالمہ شروع کیا جا سکتا ہے۔ صحابیات کے القابات کو بین الاقوامی خواتین دنوں پر بطور اخلاقی رہنمائی پیش کیا جا سکتا ہے۔

عملی تجاویز اور مستقبل کی حکمت عملی

* صحابیات کے القابات پر مبنی نصابی کتب و تربیتی مواد تیار کیا جائے۔
* خواتین کے دینی اداروں میں القابات سے متعلق خصوصی کورسز متعارف ہوں۔
* سوشل میڈیا پر "سیرت صحابیات" مہمات کے ذریعے نئی نسل کو متعارف کرایا جائے۔
* خواتین کے لیے اصلاحی ورکشاپس کا انعقاد ہو جن میں ان اوصاف کو عملی زندگی میں شامل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

خلاصہ بحث

صحابیات کے القابات آج بھی مسلم خواتین کے لیے ایک زندہ، موثر اور فکری بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ یہ القابات صرف تاریخی واقعات نہیں بلکہ ایک زندہ پیغام ہیں کہ عورت ایمان، علم، قیادت، عبادت، صبر اور اصلاح کی جامع شخصیت بن سکتی ہے۔ عصرِ حاضر میں جب مسلم عورت کو شناخت، تحفظ، قیادت، اور ترقی کے سوالات کا سامنا ہے، ان القابات کی روشنی میں وہ نہ صرف اپنی شناخت کو محفوظ بنا سکتی ہے بلکہ دنیا میں مثبت اور متوازن کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس لیے ان القابات کے عصری اطلاقات کو فروغ دینا وقت کی دینی، فکری اور معاشرتی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* *Ibn ʿAbd al-Barr, Yūsuf ibn ʿAbd Allāh. Al-Istīʿāb fī Maʿrifat al-Aṣḥāb*. Beirut: Dār al-Jīl, 1412 AH.
* *Al-Zurqānī, Muḥammad ʿAbd al-ʿAẓīm. Sharḥ al-Zurqānī ʿalā al-Muwaṭṭaʾ*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1417 AH.
* *Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī, Aḥmad ibn ʿAbd Allāh. Ḥilyat al-Awliyāʾ wa-Ṭabaqāt al-Aṣfiyāʾ*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1419 AH.
* *Ibn al-Athīr, ʿAlī ibn Abī al-Karam Muḥammad. Al-Kāmil fī al-Tārīkh*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1415 AH.
* *Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī, Aḥmad ibn ʿAbd Allāh. Ḥilyat al-Awliyāʾ wa-Ṭabaqāt al-Aṣfiyāʾ*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1394 AH.